قدوۃ الابرار

حضرت خواجہ علاؤالدین عطار قدس سرہ

اسمِ گرامی:

آپ کا نام مبارک محمد بن محمد بخاری ہے۔علاؤالدین کنیت اور عطار لقب ہے۔

باطنی انتساب:

آپ حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ کے خلیفہ اول، نائب المطلق، جانشین اور داماد ہیں۔آپ حضرت شاہ نقشبندؒ کے بے حد مقبول نظر اور معتمد خاص تھے اپنی حیات مبارکہ میں ہی حضرت شاہ نقشبندؒ نے طالبین کی تربیت آپ کے سپرد فرما دی تھی اور فرمایا کرتے تھے کہ علاؤالدین نے ہمارا بوجھ ہلکا کر دیا ہے۔

حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ کے وصال کے بعد ان کے تمام خلفاء ومریدین نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی آپ حضرت شاہ نقشبندؒ کے ایسے خلیفہ ہیں جیسے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ حضور اکرم کے خلیفہ ہیں جس طرح صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے حضرت صدیق اکبرؓ سے تربیت پائی اسی طرح حضرت شاہ نقشبندؒ کے دیگر خلفاء نے آپ سے تربیت پائی اور روحانیت کے اعلیٰ مدارج کو طے کیا۔

بانی طریقہ علائیہ:

آپ صاحبِ طریقہ خاص تھے جو کہ طریقہ علائیہ کے نام سے مشہور تھے حضرت امام ربانی قدس سرہ کا آپ کے بارے میں فرمان ہے کہ!

''مشائخ نقشبندیہ میں جذبہ ثانیہ کے ظہور کا مبداء حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ ہیں اور وہ جذبہ معیت ذاتیہ کی راہ سے پیدا ہوتا ہے جو ان سے ان کے خلیفہ اول حضرت خواجہ علاؤالدین عطار قدس سرہ کو پہنچا ہے۔چونکہ حضرت خواجہ قدس سرہ اپنے وقت کے قطب ارشاد تھے اس لئے اُنہوں نے اس جذبہ کے حصول کے لئے ایک طریقہ بھی وضع کیا جو اُن کے خلفاء میں طریقہ علائیہ کے نام سے مشہور ہے ان کی تحریر میں درج ہے کہ سب سے اقرب اور نزدیک تر طریقوں میں طریقہ علائیہ ہے۔حقیقت یہ ہے کہ یہ طریقہ کثیر البرکت ہے جس کا تھوڑا سا حصہ بھی دوسرے طریقوں کے مقابلے میں زیادہ نفع بخش ہے اس وقت علائیہ اور احراریہ خاندانوں کے مشائخ اس دولت عظمیٰ سے بہرہ مند ہیں اور طالبوں کی تربیت اس طریقہ سے فرما رہے ہیں حضرت خواجہ احرار قدس سرہ کو یہ دولت عظمیٰ حضرت یعقوب چرخی قدس سرہ سے پہنچی جو حضرت خواجہ عطار قدس سرہ کے خلفاء میں سے ہیں''۔

تحصیل علم:

حالت تجرید میں بخارا ایک مدرسہ میں تحصیل علوم میں مشغول ہوگئے۔ طالب علمی کی ہی حالت میں ہی آپ کا نکاح حضرت خواجہ نقشبندؒ کی صاحبزادی سے ہوگیا۔ جب طریق حق کی طلب آپ کے دل میں پیدا ہوئی تو علوم رسمی کا مطالعہ چھوڑ کر حضرت خواجہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور طریقہ اخذ کیا۔ حضرت خواجہ کی نظر آپ پر خاص تھی۔ مجالس میں آپ کو اپنے پاس بٹھاتے اور بار بار آپ کی طرف متوجہ ہوتے۔ فرمایا کہ:

''میں ان کو اپنے پاس بٹھاتا ہوں تاکہ اسے بھیڑیا نہ کھا جائے۔ ان کے نفس کا بھیڑیا گھات میں ہے''

اس لئے ہر لحظہ ان کا حال دریافت کرتا رہتا ہوں۔ چنانچہ حضرت خواجہ کی توجہات عالیہ سے آپ بہت جلد درجہ کمال پر پہنچ گئے۔ حضرت خواجہ اپنی حیات ہی میں بہت سے طالبوں کی تربیت آپ کے سپرد کر دیتے تھے اور فرماتے کہ:

''علاؤالدین نے ہمارا بوجھ بہت ہلکا کر دیا ہے''

آپ کو بہت سے انوار و آثار ولایت بدرجہ اتم و اکمل ظہور میں آئے اور آپ کے حسن ترتیب اور صحبت کی برکت سے بہت سے طالب دوری اور نقصان کے درجہ سے قرب و کمال کی پیش گاہ پر پہنچ گئے اور مرتبہ کمال و تکمیل پر فائز ہوئے۔

بعض بزرگوں سے سننے میں آیا ہے کہ قدوۃ المحققین سید شریف جرمانی جو آپ کے اصحاب میں سے تھے بارہا فرماتے تھے کہ:

''جب تک شیخ زین الدین کی صحبت میں نہ پہنچا رفض سے رہائی نہ پائی۔ اور جب تک خواجہ علاؤالدین عطار کی صحبت سے مشرف نہ ہوا۔ میں نے خدا کو نہ پہچانا''۔

کرامت:

بخارا میں علماء کی ایک جماعت کے درمیان رؤیت باری تعالیٰ میں مباحثہ ہوا۔ انہوں نے بالاتفاق خواجہ علاؤالدین کو ثالث تسلیم کیا۔ فیصلہ کروانے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے منکرین رؤیت سے جو مذہب معتزلہ کی طرف مائل تھے فرمایا کہ تم تین دن چپ چاپ باوضو ہماری صحبت میں رہو۔ بعد ازاں ہم فیصلہ دیں گے۔

انہوں نے ایسا ہی کیا۔ تیسرے روز کے آخر میں ان پر ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ بے ہوش ہو کر زمین پر لوٹنے لگے۔ جب ہوش میں آئے تو نہائیت نیازمندی سے عرض کرنے لگے کہ ہم رؤیت حق پر ایمان لائے۔ اس کے بعد وہ کبھی خواجہ قدس سرہ کی خدمت سے علیحدہ نہ ہوئے۔

ارشاداتِ عالیہ:

۱۔خاموشی تین صفات سے خالی نہیں ہونی چاہیے۔

(۱)خطرات کی نگہداشت (۲)قلبی ذکر کا مطالعہ (۳)مشاہدہ احوال

۲۔اپنے آپ سے غیبت اور حق سبحانہ کے ساتھ حضور بقدر عشق کے ہوتا ہے اور افراط محبت کا نتیجہ ہوتا ہے۔عشق جس قدر زیادہ ہوتا ہے۔اسی قدر عاشق کو اپنے آپ سے غیبت اور معشوق کے ساتھ حضور زیادہ ہوتا ہے۔

۳۔اہل اللہ کی صحبت میں ہمیشہ رہنا عقل معاد کی زیادتی کا ذریعہ ہے۔

۴۔جب تک سالک حیوانی صفات نہ چھوڑے ولایت ثابت نہیں ہوتی تا کہ اس سے کوئی خطا سرزد ہو اور باز پرس ہو آپ نے آیت کریمہ کا حوالہ دیا:

"آگاہ رہو کہ خدا کے دوستوں کیلئے
کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہونگے"

فرمایا کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اولیاء اللہ کو سابقہ اوصاف حیوانی کے ظہور کا خوف نہیں کیونکہ مشائخ کا ارشاد ہے:

"صاحبِ فناء اپنے اوصاف کی طرف نہیں لوٹایا جاتا"

۵۔جب ملک وملکوت طالب سے پوشیدہ وفراموش ہو جائے تو یہ مرتبہ فناء ہے اور جب سالک کی ہستی بھی سالک سے پوشیدہ ہو جائے تو یہ مرتبہ بقا ہے۔

۶۔مشائخ کا ارشاد ہے کہ توفیق کوشش کے ساتھ ہے اسی طرح مرشد کی روحانیت کی مدد طالب کے لئے بقدرِ کوشش ہوتی ہے۔

۷۔اہل اللہ کے مزارات کی زیارت سے مقصود یہ ہونا چاہیے کہ توجہ اللہ کی طرف ہو اور اس بزگوار کی روح کو خدا کی طرف کمال توجہ پیدا کرنے کا وسیلہ بنائے۔

وصال:

آپ کا وصال شب ۴ شنبہ بعد نماز عشاء ۲۰ رجب ۸۰۲ھ میں ہوا آپ کا مزار قصبہ چغانیاں علاقہ ماوراءالنہر میں ہے آپ کے وصال کے بعد کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرمارہے ہیں:

"جو کوئی چالیس فرسنگ تک میری قبر کے گرد دفن ہو گا بخشا جائے گا"